مطالعہ راشد: چند نئے زاویے

(ڈاکٹر محمد فخرالحق نوری)

مبصر: شاہین اختر

ڈاکٹر محمد فخرالحق نوری، پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج، لاہور کی اس علمی و ادبی اور تنقیدی روایت کا آخری حوالہ ہیں جس کا آغاز ڈاکٹر سید عبداللہ، ڈاکٹر وحید قریشی، وقار عظیم، ڈاکٹر سجاد باقر رضوی، ڈاکٹر غلام حسین ذوالفقار، ڈاکٹر تبسم کاشمیری اور ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا سے ہوتا ہوا ڈاکٹر سہیل احمد خان تک پہنچا۔(1) ان لوگوں نے اپنے گہرے علمی اور ادبی شعور سے جس روایت کو مستحکم کیا تھا ڈاکٹر نوری جیسے سکالر نے اس روایت کو کسی نہ کسی شکل میں زندہ رکھا۔ ڈاکٹر نوری کی علمی و ادبی اور تعلیمی خدمات تین عشروں کو محیط ہیں۔ ان دہائیوں میں انہوں نے لاتعداد مقالات، مضامین، تبصرے اور فلیپ لکھے، متعدد ادبی کانفرنسوں میں شمولیت کی، کئی کتب تصنیف کیں۔ کئی تحقیقی مقالات کی نگرانی کی اور سیکڑوں طلباء و طالبات کو اردو شعر و ادب کی تفہیم کے لیے راہنمائی بخشی۔ ڈاکٹر نوری کا یہ علمی سفر ہنوز جاری و ساری ہے اور اس وقت پوری دنیا کے اردو خواں حلقوں میں وہ بطور راشد شناس جانے پہچانے جاتے ہیں۔ اس تناظر میں ڈاکٹر سہیل احمد خان نے آج سے آٹھ، دس برس قبل کہا تھا:

> "محمد فخرالحق نوری ادبیات کے ان گنے چنے اساتذہ میں شامل ہیں جو کتبی علم کی حدود کو واجب احترام دیتے ہوئے جدید ادبی شعور سے بھی وابستگی رکھتے ہیں۔ تحقیقی اصولوں کا ادراک اور تنقیدی بصیرت عام طور ایک دوسرے سے منہ موڑے رہتے ہیں۔ نوری صاحب نے ن۔ م۔ راشد کے سلسلے میں بالخصوص اور دیگر اہم جدید شعراء مثلاً فیض اور مجید امجد پر لکھتے ہوئے بالعموم اس ادراک اور بصیرت کو یکجا کرنے کی کوشش کی ہے۔(2)

ڈاکٹر فخرالحق نوری معاصر اردو تنقید اور تحقیق میں بعض حوالوں سے ایک معتبر مقام پر فائز ہیں۔ انہوں نے جدید اردو تنقید میں ان مباحث (معانی، بیان، بدیع اور عروض) کو نئے سرے سے شامل کیا ہے جو بوجوہ ایک طویل عرصے سے نظر انداز ہو رہے تھے۔ ڈاکٹر نوری نے جدید مباحث کے ساتھ اردو کے کلاسکی انتقادی مباحث کے امتزاج سے اردو تنقید کو نئے ذائقوں سے روشناس کرایا۔ بطور خاص راشد کی تفہیم میں انھوں نے اس تکنیک سے بھرپور استفادہ کرتے ہوئے راشد کے فکر و فن اور ان کی (راشد) شخصیت کے مخفی گوشوں کو وا کیا ہے۔ اس سلسلے میں ان کی تصنیف بسلسلہ راشد صدی مطالعہ راشد (چند نئے زاویے) خاصے کی چیز ہے اس کتاب کو مثال پبلشرز فیصل آباد نے ستمبر 2010 میں شائع کیا اس کتاب میں ڈاکٹر نوری کے بارہ مقالات (راشد کی شخصیت کے مذہبی رنگ۔ راشد اور خاکسار تحریک۔ راشد اور گورنمنٹ کالج لائل پور (فیصل آباد)۔ راشد کی مزاح نگاری۔ راشد کی نظمیں، راشد کے تراجم۔ راشد کی غزل گوئی۔ سانیٹ کا فن اور راشد کی

سانیٹ نگاری۔ راشد اور نثری نظم۔ راشد کا ارتقائی سفر: "ماورا" سے گمان کا ممکن تک۔ راشد۔ ایک عظیم رجحان ساز شاعر۔ راشد بطور غالب شناس۔ ایران میں اقبال شناسی کا ابتدائی دور اور راشد) شامل ہیں۔ یہ کتاب "راشد صدی" کے تناظر میں سامنے آئی ہے۔ ڈاکٹر نوری جن کا تعارف ماہرین راشد میں ہوتا ہے انہوں نے مشمولہ مقالات میں راشد کی شخصیت اور فکر کے حوالے سے کئی مخفی گوشوں کو وا کیا ہے۔ مثلاً ن۔ م۔ راشد کے بارے میں جو یہ رائے مستحکم ہو چکی تھی کہ راشد منکرِ خدا اور کفر و الحاد کا شکار ہیں۔ ڈاکٹر نوری نے تحقیق کے بنیادی اور ثانوی ماخذات کو بروئے کار لاتے ہوئے یہ تجزیہ کیا ہے کہ راشد کے ہاں بعض مصرعے ایسے ضرور ہیں جن سے کفر و الحاد کے اشارے ملتے ہیں۔ مگر ان کا (راشد) بچپن، لڑکپن، جوانی اور خاندانی پس منظر میں مذہب ایک مضبوط حوالے کے طور پر موجود رہا ہے مگر راشد کا مغربی ذہن اور منطق میں لپٹی سوچوں نے انہیں کسی حد تک خدا کے وجود کے خلاف مزاحمت کا رویہ اختیار کرنے کی طرف مائل کیا تھا۔ اس سلسلے میں ڈاکٹر وزیر آغا پہلے ہی لکھ چکے ہیں:

> "یہ نہیں کہ راشد خدا کے وجود سے منکر ہیں انہوں نے اپنی بہت سی نظموں میں مغرب کے خدا کے وجود کو تسلیم اور مشرق کے خدا کے وجود سے انکار کر کے دراصل خدا کی 'نا انصافی' کو نشانہ طنز بنایا ہے۔ تاہم یہ طنز ایک ایسے فرد کی طنز ہے جو بے اطمینانی کا شکار ہو کر انتقامی روش اختیار کرنے پر مجبور ہو گیا (3)

ڈاکٹر نوری نے بھی راشد کے مذہبی پہلو کو نئے زاویے سے پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ وہ خطوط جو انہوں اپنے دوستوں اور عزیزوں کو لکھے اور وہ حالات و واقعات جن سے راشد کے مذہبی رجحان کا پتا چلتا ہے ان کا نہایت باریک بینی سے تجزیہ کر کے یہ نتائج نکالے ہیں۔

> "اگرچہ وہ صوم صلوٰۃ کے پابند نہ تھے مگر عقیدہ کے اعتبار سے عام مسلمانوں سے بہتر نہیں تو بدتر بھی نہ تھے کفر و الحاد کے خیالات ان کے ذہن میں تشکیک، تذبذب پیدا کرتے رہے، وہ کشمکش کا شکار بھی ہوتے رہے مگر مذہب ان کے احاطہ خیال سے نکل نہ سکا" (4)

ن۔ م۔ راشد کے کفر و الحاد کے بارے میں اصل بکھیڑا ان کی میت سوزی کے واقعے سے پیدا ہوا۔ بے باک اور سرکش نظمیہ مصرعوں سے نہیں۔ اس سلسلے میں ایک عام خیال یہی ہے کہ کوئی بھی سچا اور کھرا مسلمان کبھی بھی اپنی "میت سوزی" کی وصیت نہیں کرتا اور حقیقت بھی یہی ہے کہ راشد نے اس طرح کی کوئی وصیت نہیں کی تھی۔ واقعہ یہ تھا کہ ان کی عیسائی بیوی شیلا نے راشد کی میت کو جلوایا تھا اور اس جلانے کے عمل کے پیچھے کوئی تعصب یا وصیت کا عمل دخل ہرگز نہ تھا۔ دراصل میت سوزی کی روایت شیلا کے خاندان میں پہلے سے موجود تھی۔ راشد کے سسر کو بھی جلایا گیا تھا۔ حالانکہ وہ مذہبی اعتبار سے عیسائی تھے اور عیسائی میتوں کو جلاتے نہیں مگر یہ سب کچھ خاندانی روایت کی بدولت تھا (ن۔ م۔ راشد کی اہلیہ) مغربی معاشرے کی پروردہ تھی اس لیے اس کو اس عمل (میت سوزی) کے سنگین اثرات کا اندازہ نہ تھا، ڈاکٹر نوری نے اپنی تحقیق و تنقید میں راشد کے مذہبی رنگ کو جس گہری اور گیرائی سے پیش کیا ہے اس سے بہت سے شکوک و شبہات کے خاتمے کے سامان پیدا ہوئے ہیں۔ صرف ان کے مذہبی رنگ کو ہی نہیں بلکہ ان کے فن اور شخصیت کے اور بھی بہت سے مخفی پہلوؤں کو ناقدانہ انداز میں اجاگر کیا گیا ہے۔ مثال کے

طور پر جہاں راشد کے فن کا اسلوبیاتی مطالعہ پیش کیا گیا ہے وہاں راشد کی غزل گوئی کو بھی دیکھا گیا ہے۔ اس سے قبل راشد کی نظم نگاری کو تو توجہ دی جاتی تھی مگر راشد بطور غزل گو نظر انداز ہوتے رہے۔ یہی وجہ ہے کہ ادب کا عام قاری راشد کو نظم نگار تک ہی محدود سمجھتا تھا۔ اس طرح کہا جا سکتا ہے کہ ڈاکٹر نوری اپنے تحقیقی اور انتقادی شعور سے نئی نئی راہیں تلاشنے میں مکمل مہارت رکھتے ہیں، بطور خاص راشد شناسی میں ان کا کوئی ثانی نہیں۔ اس کا اعتراف وہ اس طرح کرتے ہیں

شاید یہ بات تعلّی کے زمرے میں نہ آئے کہ اس مجموعہ مضامین میں راشد اور ان کے فکر و فن کو چند نئے زاویوں سے دیکھنے کی سعی کی گئی ہے (6)

بلاشبہ زیر نظر کتاب "مطالعہ راشد (چند نئے زاویے)" میں "راشدیات" کے تناظر میں ایسے پہلو سامنے آتے ہیں۔ جن سے راشد جیسے اہم شاعر کی تفہیم میں مدد مل سکتی ہے۔ راشد کا زمانہ طالب علمی، خاکسار تحریک سے وابستگی اور ان کی ذات کے وہ زاویے جو ابھی تک پردہ اخفا میں تھے نکھر کر پردہ سکرین پر آ گئے ہیں۔ اور اس طرح ان سوالوں کے جواب بھی ملے ہیں جو ایک عرصے سے حل طلب تھے۔ لہٰذا یہ کتاب مطالعہ راشد کے سلسلے میں ایک دستاویز کی حیثیت رکھتی ہے۔

ماخذ

۱ نوری صاحب (مشمولہ خاکہ) لطافت اسلوب، مزمل حسین (ایم۔ اے ادبی فورم ایم، 2007ء) ص 215
۲ سہیل احمد خان، کلیپ، تعبیرات (لاہور: پولیمر پبلی کیشنز، س۔ ن)
۳ وزیر آغا، ڈاکٹر، نظم جدید کی کروٹیں (لاہور: مکتبہ میر لائبریری، 1947ء) ص 50
۴ نوری فخر الحق، ڈاکٹر، مطالعہ راشد (چند نئے زاویے) (فیصل آباد: مثال پبلشرز 2010ء) ص 23
۵ ڈاکٹر فخر الحق نوری سے گفتگو، بتاریخ 29 نومبر 2010
۶ نوری فخر الحق، ڈاکٹر، مطالعہ راشد (چند نئے زاویے) ص 10